سُورَةُ الاِنشقَاق

آيات ١ - ٢٥

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۙ ﴿١﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۙ ﴿٢﴾ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۙ ﴿٣﴾
وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۙ ﴿٤﴾ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ؕ ﴿٥﴾ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ
اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۚ ﴿٦﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ ﴿٧﴾
فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۙ ﴿٨﴾ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ ﴿٩﴾
وَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۙ ﴿١٠﴾ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۙ ﴿١١﴾ وَّيَصْلٰى
سَعِيْرًا ؕ ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِىْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ ﴿١٣﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۛۚ ﴿١٤﴾ بَلٰۤى ۛۚ
اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ؕ ﴿١٥﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ ﴿١٦﴾ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۙ ﴿١٧﴾
وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ ﴿١٨﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ؕ ﴿١٩﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۙ ﴿٢٠﴾
السجدة
وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ؕ ﴿٢١﴾ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۖ
﴿٢٢﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۖ ﴿٢٣﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ ﴿٢٤﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿٢٥﴾ ع

مطالعہ حدیث

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ و سلم

كُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی ، قِیْلَ وَمَنْ اَبٰی قَالَ مَنْ

اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی صحیح البخاری

حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا : میری امت جنت میں داخل ہوگی مگر وہ آدمی جس نے انکار کیا اور سرکشی کی وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا، پھر پوچھا گیا " وہ کون آدمی ہے جس نے انکار کیا اور سرکشی کی " آپ ﷺ نے فرمایا : جس آدمی نے میری اطاعت و فرمانبرداری کی وہ جنت میں داخل ہوا۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا اور سرکشی کی۔ "

سورۃ الانشقاق

- **نام** : اس سورۃ کا نام الْاِنْشِقَاقِ۔ جو سورۃ کی پہلی ہی آیت اِنْشَقَّتْ سے ماخوذ ہے "انشقاق" کے معنی پھٹ جانا کیونکہ اس سورۃ میں آسمان و زمین کے پھٹ جانے کا ذکر ہے نام بطور علامت ہے
- **زمانۂ نزول** - مکہ کا ابتدائی دور
- **موضوع** : قیامت اور آخرت
- اس سورت میں بھی احوال قیامت، حشر و نشر اور جزاوسزا کے مضامین ہیں
- غافل انسان کو اپنے گردوپیش کے حالات میں غور و فکر کی دعوت اور ان سے عبرت حاصل کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

سورة الانشقاق

- اس سورت کا آغاز بعض کائناتی انقلابات کے مظاہر و مناظر سے لیکن یہ مناظر ایک خاص انداز میں - کہ یہ تمام واقعات دراصل اطاعت حکم ربی میں — اور کائنات کی ہر چیز اللہ کی اطاعت کر رہی ہے
- دوسرے پیراگراف میں حساب کتاب، اعمال نامے کی کیفیات اور اس کے حوالے سے دو گروہوں کا ذکر- دنیا میں ان کا طرز عمل
- تیسرے پیراگراف میں کائنات کے ان مناظر کی تصویر کشی جو انسان کے مشاہدے میں- جو کائنات کے نظام میں نہایت گہری منصوبہ بندی کی دلیل
- آخری پیراگراف میں ان لوگوں کے حالات پر تعجب کا اظہار کیا گیا ہے جو اسلام کی اس دعوت کو قبول نہیں کرتے

آیات 1- 5

پہلی پانچ آیات میں :

ظہور قیامت کے وقت جو ہلچل برپا ہوگی اس کا اجمالی تذکرہ۔
اور ساتھ ہی ساتھ اس کے برحق ہونے کی دلیل بھی اور یہ وضاحت بھی کہ قیامت کے دن زمین و آسمان کی یہ مجال نہیں ہوگی کہ وہ اپنے رب کے حکم سے سرتابی کر سکیں
زمین و آسمان میں یہ تبدیلیاں اس لیے ہوں گی کہ اللہ تعالیٰ کا حکم یہی ہوگا

إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۙ ⑴ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۙ ⑵ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۙ ⑶

اِذَا السَّمَآءُ - جب آسمان

انْشَقَّتْ - پھٹ جائے گا

وَاَذِنَتْ - اور وہ کان دھرے گا

لِرَبِّهَا - اپنے رب (کے حکم) کے لیے

وَحُقَّتْ - اور اسی لائق ہے

وَاِذَا الْاَرْضُ - اور جب زمین

مُدَّتْ - پھیلا دی جائے گی

شَقَّ: پھاڑنا، مخالفت کرنا، کسی بات کا بھاری ہونا

اَذِنَ کان لگا کر سننا اُذن کان

حق : مطابقت، موافقت

مَدَّ: کسی چیز کو لمبائی میں کھینچنا، بڑھانا، پھیلانا

اردو میں: مدد، امداد، مدت، مدوجزر، مداد

اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ ۙ ﴿۱﴾ وَ اَذِنَتۡ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتۡ ۙ ﴿۲﴾
وَ اِذَا الۡاَرۡضُ مُدَّتۡ ۙ ﴿۳﴾

جب آسمان پھٹ جائے گا- اور اپنے رب کے فرمان کی تعمیل کرے گا اور اُس کے لیے حق یہی ہے (کہ اپنے رب کا حکم مانے) اور جب زمین پھیلا دی جائے گی

When the sky is split asunder, obeying its Sustainer, as in truth it must; And when the earth is flattened out,

محمد اقبال

وَاَلۡقَتۡ مَا فِيۡهَا وَتَخَلَّتۡ ۙ﴿۴﴾ وَاَذِنَتۡ لِرَبِّهَا وَحُقَّتۡ ؕ﴿۵﴾

وَاَلۡقَتۡ - اور وہ ڈال دے گی

اِلقاء ڈال دینا، پھنک دینا

مَا فِيۡهَا - جو اس میں ہے

وَتَخَلَّتۡ - اور خالی ہو جائے گی

خَلاً خالی جگہ

وَاَذِنَتۡ - اور وہ کان دھرے گی

لِرَبِّهَا - اپنے رب (کے حکم) کے لیئے

وَحُقَّتۡ - اور اسی لائق ہے

وَ اَلۡقَتۡ مَا فِیۡهَا وَ تَخَلَّتۡ ۙ ﴿۴﴾ وَ اَذِنَتۡ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتۡ ؕ ﴿۵﴾

اور جو کچھ اس کے اندر ہے اُسے باہر پھینک کر خالی ہو جائے گی اور اپنے رب کے حکم کی تعمیل کرے گی اور اُس کے لیے حق یہی ہے (کہ اس کی تعمیل کرے)

And casts forth what is within it and becomes (clean) empty, obeying its Sustainer, as in truth it must .

آیات 1-5

- اس دنیا کے اختتام پر کائنات میں عظیم حوادث کا ذکر
- جب آسمان میں شگاف پڑ جائیں گے اور اجرام فلکی پراگندہ ہو جائیں گے اور نظام کواکب درہم وبرہم ہو جائے گا- زمین کھینچ کر وسیع کر دی جائیگی اور ہر چیز باہر نکال کر خالی ہو جائے گی - یہ اختتام دنیا اور اس کے فنا کا اعلان
- کائنات کی ہر چیز (زمین وآسمان و اجرام) اللہ کے اس حکمِ فنا کی تعمیل کریگی
- لیکن انسان ان کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہ رکھتے ہوئے بھی نافرمانی کا رویہ اختیار کیے ہوئے ہے۔ رسولوں کے سمجھانے کے باوجود بھی وہ اللہ کی بغاوت پر تلا ہوا ہے اسے سوچنا چاہیے کہ اسکا یہ رویہ کہاں تک صحیح ہے
- یہ حوادث اس عالم کی فنا، ایک نئے عالم کی ایجاد کی دلیل اور اللہ تعالیٰ کی ہر چیز خصوصاً معاد و قیامت پر، قدرت کی نشانی ہیں

آیات 15-6

اگلی دس آیات میں انسان کو تنبیہہ :

کہ تمہیں اس کا احساس ہو یا نہ ہو لیکن تم چار و ناچار اپنی منزل کی طرف بڑھ رہے ہو، اور وہ منزل قیامت ہے جہاں اپنے رب کے حضور پیش ہونا ہے

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۚ ﴿٦﴾

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ - اے انسان

اِنَّكَ - بیشک تو

كَادِحٌ - تگ و دو کرنے والا ہے

- كَدَحَ يَكْدَحُ محنت کرنا، مشقت اٹھانا (تکلیف سہہ سہہ کر مشقت کے ساتھ کوئی کام کرتے جانا)

اِلٰى رَبِّكَ - اپنے رب کی طرف

كَدْحًا - جیسا تگ و دو کرنے کا حق ہے

فَمُلٰقِيْهِ - پھر ملاقات کرنے والا ہے اس سے

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۚ ﴿٦﴾

اے انسان ! بے شک تو چلا جارہا ہے اپنے رب کی طرف کشاں کشاں اور اُس سے ملنے والا ہے

O thou man! Verily you are ever toiling on towards your Lord- painfully toiling,- but your shall meet Him.

محمد اقبال

يَاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۚ ﴿٦﴾

- دنیا کے فریب خوردہ انسانوں کو تنبیہ
- جس طرح زمین و آسمان اپنے انجام کی طرف بڑھ رہے ہیں اور آخر ایک روز شکست و ریخت کا شکار ہو کر فنا ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ انھیں نئی خدمت تفویض کر دیگا اسی طرح اے انسان ! تم بھی اس دنیا میں ہمیشہ نہیں رہو گے
- لیکن اپنی دنیوی زندگی کے جھمیلوں میں مصروف رہنے کی وجہ سے تمہیں کبھی اپنا انجام یاد نہیں آتا لیکن تم جانے انجانے میں انجام کی طرف رواں دواں
- انسان اس انجام سے بالکل غافل۔ اسی غفلت سے نکالنے کے لیے بار بار اس کو تنبیہات کی جا رہی ہیں کہ تمہیں بہر حال ایک دن اللہ تعالیٰ ہی سے ملنا ہے
- یہ ملاقات، اسی کے حضور حاضری اور اسی کے سامنے اپنے اعمال کی جواب دہی یہی انسان کی منزل اور اس کی زندگی کا مقصد ہے

فَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیۡنِهٖۙ ﴿۷﴾ فَسَوۡفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیۡرًا ۙ ﴿۸﴾

فَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِیَ - پس وہ جس کو دیا گیا

كِتٰبَهٗ بِیَمِیۡنِهٖ - اس کی کتاب (اعمال نامہ) اس کے دائیں ہاتھ میں

فَسَوۡفَ یُحَاسَبُ - پس عنقریب اس سے حساب لیا جائے گا

حِسَابًا یَّسِیۡرًا - ایک آسان حساب

وَّ یَنۡقَلِبُ - اور وہ لوٹے گا

اِلٰۤی اَهۡلِهٖ - اپنے گھر والوں کی طرف

مَسۡرُوۡرًا - خوش خوش

فَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِیَ کِتٰبَہٗ بِیَمِیۡنِہٖ ۙ﴿۷﴾ فَسَوۡفَ یُحَاسَبُ
حِسَابًا یَّسِیۡرًا ۙ﴿۸﴾ وَّ یَنۡقَلِبُ اِلٰۤی اَہۡلِہٖ مَسۡرُوۡرًا ؕ﴿۹﴾

پھر جس کا نامہ اعمال اُس کے سیدھے ہاتھ میں دیا گیا
اُس سے ہلکا حساب لیا جائے گا اور وہ اپنے لوگوں کی طرف
خوش خوش پلٹے گا

Then he who is given his Record in his right hand,
Soon will his account be taken by an easy
reckoning, And he will turn to his people, rejoicing!

محمد اقبال

فَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِیَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيۡنِهٖ ۙ ﴿۷﴾ فَسَوۡفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيۡرًا ۙ ﴿۸﴾

- حساب کتاب کے اس دِن میں اس وقت تمام انسان دو گروہوں میں تقسیم ۔ایک جن کو کتاب دائیں ہاتھ میں ملیگی اور دوسرا وہ جنکو بائیں میں
- دائیں والے کون - وہ جنہوں نے دنیا میں اپنا سرمایہ، طاقت اور توانائیاں اس مدار اور راستے میں لگائیں جو اللہ نے ان کے لیئے مقرر کیا تھا
- ان کی گفتگو، ان کی ہر حرکت اور سعی وجد و جہد اللہ کیلیئے اور اسکی طرف سے
- دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ۔انکے اعمال کی پاکیزگی، ایمان کی صحت اور قیامت میں نجات کی علامت ہے اور اہل محشر میں سرفرازی و سربلندی کا سبب
- کم سے کم تول لینے والی میزان عدل کے نیچے کھڑے انکا حساب اللہ آسان کر دیگا، ان کی لغزشوں سے در گزر کرے گا اور ایمان و عمل صالح کی وجہ سے ان کی سیّات کو حسنات میں تبدیل کر دے گا

وَ اَمَّا مَنۡ اُوۡتِیَ کِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهۡرِهٖ ۙ﴿۱۰﴾ فَسَوۡفَ یَدۡعُوۡا ثُبُوۡرًا ۙ﴿۱۱﴾

وَ اَمَّا - جہاں تک وہ ہے

مَنۡ اُوۡتِیَ - جس کو دی گئی

کِتٰبَهٗ - اس کی کتاب

وَرَآءَ ظَهۡرِهٖ - اس کی پشت پیچھے | ظَهْر - پیٹھ ، پُشت

فَسَوۡفَ - پس عنقریب

یَدۡعُوۡا - وہ پکارے گا

ثُبُوۡرًا - موت کو | ثَبَرَ - ہلاک ہونا | ثُبُور - ہلاکت

وَ اَمَّا مَنۡ اُوۡتِیَ کِتٰبَہٗ وَرَآءَ ظَہۡرِہٖ ﴿۱۰﴾ فَسَوۡفَ
یَدۡعُوۡا ثُبُوۡرًا ﴿۱۱﴾

رہا وہ شخص جس کا نامہ اعمال اُس کی پیٹھ کے پیچھے دیا جائے
گا تو وہ موت کو پکارے گا

But he who is given his Record behind his back,
Soon will he cry for perdition

وَ اَمَّا مَنۡ اُوۡتِیَ کِتٰبَہٗ وَرَآءَ ظَہۡرِہٖ ۙ﴿۱۰﴾ فَسَوۡفَ یَدۡعُوۡا ثُبُوۡرًا ﴿ۙ۱۱﴾

- انسانوں میں دوسری قسم کے لوگ وہ ہوں گے جنھوں نے آخرت سے بالکل بے نیاز رہ کر زندگی گزاری
- ان کی بد نصیبی کی علامت کے طور پر اور ان کے انجام کی نشاندہی۔ انکا اعمال نامہ ان کی پشت سے۔ انکے بائیں ہاتھ میں (قرآن میں متعدد بار اسکی تصریح)
- اعمال نامہ پکڑتے ہی جان لیں گے کہ ہماری قسمت پھوٹ گئ۔ اب ہمیں ناقابلِ بیان صورتحال سے واسطہ پڑنے والا ہے۔ اس لیے اپنے انجام کو دیکھتے ہوئے وہ موت اور ہلاکت کی دہائی دینے لگیں گے
- لیکن اب کسی کی فریاد یا دہائی سے موت نہیں آئے گی، موت کا زمانہ گزر گیا۔ اب تو ہمیشہ کی زندگی ہے ۔ انھیں جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ اور ایک ایسی سزا شروع ہو جائے گی جس کا کوئی اختتام نہیں۔

وَّ يَصۡلٰى سَعِيۡرًا ؕ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِىۡۤ اَهۡلِهٖ مَسۡرُوۡرًا ؕ﴿۱۳﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنۡ لَّنۡ يَّحُوۡرَ ۛۚ﴿۱۴﴾

وَّ يَصۡلٰى سَعِيۡرًا - اور داخل ہوگا آگ میں

اِنَّهٗ كَانَ - بیشک وہ تھا

فِىۡۤ اَهۡلِهٖ مَسۡرُوۡرًا - اپنے گھر والوں میں خوش

اِنَّهٗ ظَنَّ - بیشک اس نے گمان کیا

اَنۡ لَّنۡ يَّحُوۡرَ - کہ وہ ہرگز واپس نہیں ہوگا

بَلٰٓى اِنَّ رَبَّهٗ - کیوں نہیں یقیناً اس کا رب

كَانَ بِهٖ بَصِيۡرًا - اس کو ہر حال میں دیکھنے والا تھا

وَّ يَصۡلٰى سَعِيۡرًا ؕ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِىۡۤ اَهۡلِهٖ مَسۡرُوۡرًا ؕ﴿۱۳﴾ اِنَّهٗ
ظَنَّ اَنۡ لَّنۡ يَّحُوۡرَ ۛۚ﴿۱۴﴾ بَلٰٓى ۛۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيۡرًا ؕ﴿۱۵﴾

اور بھڑکتی ہوئی آگ میں جا پڑے گا وہ اپنے گھر والوں میں
مگن تھا اُس نے سمجھا تھا کہ اسے کبھی پلٹنا نہیں ہے۔ کیوں
نہیں اس کا پروردگار اس کو دیکھ رہا تھا

And he will enter a Blazing Fire -He verily lived joyous with his family -Surely he thought that he would never return .Nay, nay! for his Lord was (ever) watchful of him!

وَّ يَصۡلٰى سَعِيۡرًا ؕ﴿۱۲﴾ اِنَّهٗ كَانَ فِىۡۤ اَهۡلِهٖ مَسۡرُوۡرًا ؕ﴿۱۳﴾ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنۡ لَّنۡ يَّحُوۡرَ ۚۛ﴿۱۴﴾

- جہنم میں جانے والے اس گروہ نے دہرے جرم کا ارتکاب کیا
- نہ اپنی فکر کی اور نہ اپنے اہل کی۔ اپنی ذات میں مگن اور اپنی دنیا میں گم یہ سمجھتے رہے کہ دنیا ہی ہماری منزل ہے اور موت آ کر اس سفر کو ختم کر دے گی کوئی آخرت نہیں جس کی طرف ہمیں پلٹنا ہو
- یہی تصور انھوں نے اپنے اہل و عیال میں پیدا کیا۔ انھیں بھی دنیوی لذتوں کا رسیا بنایا۔ ان کی دنیوی ضرورتوں کو پورا کیا۔ چاہے اس کے لیے کیسے ہی حرام ذرائع اختیار کرنے پڑے
- اپنی اور اپنے اہل و عیال کی عاقبت سے بے نیاز ہو کر اپنی اور اپنے اہل و عیال کی خوشیوں میں مگن رہ کر زندگی گزاری۔ اس لیے خود بھی اور اس کے اہل بھی جہنم کا ایندھن بنے۔

آیات 16- 20

اگلی پانچ آیات میں :

کائنات کے بعض آثار کی اس بات پر شہادت کا ذکر کہ اس کائنات کی ہر چیز کے اندر ایک تدریج پائی جاتی ہے۔

اور ہر چیز ہر لمحہ خدا کے قانون کی گرفت میں ہے۔ انسان بھی درجہ بدرجہ اپنے رب کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اور ایک دن اس کو اس سے دوچار ہونا ہے۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ﴿۱۶﴾ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۙ﴿۱۷﴾ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ﴿۱۸﴾

فَلَآ اُقْسِمُ - پس نہیں ! میں قسم کھاتا ہوں

بِالشَّفَقِ - (شفق) شام کی سرخی

وَالَّيْلِ - اور رات کی

وَمَا وَسَقَ - اور اس کی جو اس نے اکٹھا کیا

- وَسَقَ يَسِقُ وَسقًا جمع کرنا اور اٹھا لینا

وَالْقَمَرِ - اور چاند کی

اِذَا اتَّسَقَ - جب مکمل ہو جائے

فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ﴿١٦﴾ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۙ﴿١٧﴾ وَ
الْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ﴿١٨﴾

پس نہیں، میں قسم کھاتا ہوں شفق کی اور رات کی اور جو کچھ
وہ سمیٹ لیتی ہے - اور چاند کی جب کہ وہ ماہ کامل ہو جاتا ہے

No! I swear by the twilight
d by the night and all that it enshrouds
And the Moon in her fullness:

محمد اقبال

فَلَآ اُقۡسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ﴿۱۶﴾ وَالَّیۡلِ وَمَا وَسَقَ ۙ﴿۱۷﴾ وَالۡقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ﴿۱۸﴾

- **قیامت پر تین شواہد** ۔اس سے پہلے قیامت پر جو دلیل پیش کی گئی ہے اس پر یہ تین شواہد۔ کہ اللہ تعالیٰ کی کائنات اور اس کے قانون میں ایک نظام تدریج کام کر رہا ہے۔ایک چیز وجود میں آتی ہے پھر وہ رفتہ رفتہ ارتقاء پذیر ہوتی ہے۔ پھر اپنی منزل کو پہنچتی ہے اور اپنے نتائج کا اظہار کرتی ہے
- انسان کی زندگی میں بھی یہی تدریج کارفرما ہے کیونکہ انسان بھی کائنات کا ایک حصہ ہے
- شواہد کے طور پر تین چیزوں اور موکد کرنے کے لیے ان کی قسمیں کھائی گئیں شفق کی قسم۔
- اور رات کی اور ان چیزوں کی جو وہ اپنے اندر سمیٹ لیتی ہے
- غروب آفتاب کے بعد رات کا آغاز شفق کی سرخی سے ۔اندھیرا ایکدم نہیں آتا بلکہ تدریجاً بڑھتا ہوا رات کی شکل اختیار کرتا ہے

فَلَآ اُقۡسِمُ بِالشَّفَقِ ۙ﴿۱۶﴾ وَ الَّیۡلِ وَ مَا وَسَقَ ۙ﴿۱۷﴾ وَ الۡقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ﴿۱۸﴾

- پھر رات کا اندھیرا تدریجاً تمام چیزوں پر چھا جاتا ہے
- چاند کا ماہِ کامل بننا-ہلال سے تدریجاً بدر اور پھر سوکھ کر کھجور کے تنے کی مانند
- ان مظاہر قدرت اور ان کی قسموں سے اس حقیقت کا اظہار کہ تم لوگ تدریجاً زینہ بزینہ ایک ایک منزل طے کرکے آگے بڑھ رہے ہو
- بچپن سے جوانی، جوانی سے بڑھاپا اور بڑھاپے سے موت اسی طرح صحت سے مرض اور وقت سے کمزوری اور آخرکار موت اور اس کے بعد برزخ اور اس کے بعد حشر و نشر اور حساب وکتاب وغیرہ وغیر
- تم ایک حالت پر باقی نہیں رہتے بلکہ برابر آگے بڑھ رہے ہو یہ سب منزلیں طے کرکے آخر اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے اور اس کے ہاں جزا وسزا پانی ہے۔ صرف موت پر معاملہ ختم نہیں ہوگا

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍؕ ﴿١٩﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَۙ ﴿٢٠﴾

لَتَرْكَبُنَّ - تم لازماً چڑھو گے رَكِبَ يَرْكَبُ ، رُكُوبًا چڑھنا، سوار ہونا

طَبَقًا - ایک درجہ

- طبق: ایک چیز کا دوسری چیز کے اوپر رکھنا جو سائز اور شکل میں ویسی ہو
- اس کا اطلاق - کرۂ زمین پر، اجرامِ فلکی پر (چودہ طبق - 7 زمین 7 آسمان)
- اردو میں: طبق، طباق، طبقات، مطابق، تطبیق، مطابقت

عَنْ طَبَقٍ - ایک درجے سے

فَمَا لَهُمْ - سو کیا ہوگیا ان کو

لَا يُؤْمِنُوْنَ - (کہ) یہ لوگ ایمان نہیں لاتے

لَتَرۡكَبُنَّ طَبَقًا عَنۡ طَبَقٍ ؕ ﴿۱۹﴾ فَمَا لَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۙ ﴿۲۰﴾

تم کو ضرور درجہ بدرجہ ایک حالت سے دوسری حالت کی
طرف گزرتے چلے جانا ہے- پھر اِن لوگوں کو کیا ہو گیا ہے
کہ یہ ایمان نہیں لاتے

You shall surely travel from stage to stage. What then is the matter with them, that they believe not?

لَتَرۡكَبُنَّ طَبَقًا عَنۡ طَبَقٍؕ ﴿۱۹﴾ فَمَا لَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَۙ ﴿۲۰﴾

- یہ وہ بات ہے جس کو موکد کرنے کے لیئے تین قسمیں کھائی گئیں
- کہ جس طرح شفق کی سرخی بتدریج رات کے اندھیرے میں تبدیل ہو جاتی اور وہ آہستہ آہستہ ہر چیز کو اپنے دامن میں سمیٹ لیتا ہے، اور جس طرح پہلی تاریخوں کا چاند درجہ بدرجہ ماہ کامل بن جاتا ہے، اسی طرح تمہاری یہ دنیا بھی بتدریج آگے بڑھتی ہوئی ایک دن قیامت کی منزل تک پہنچ جائے گی اور تم اپنے پروردگار کے حضور میں پیش ہو جاؤگے۔
- ان مناظر، اشارات اور مشاہدات کے ذکر کے بعد اب ایک عقلمند انسان پر تعجب کیا جاتا ہے کہ ان دلائل ایمان کے باوجود وہ ایمان نہیں لاتا حالانکہ اس کائنات میں اور خود ان کے نفوس میں وافر مقدار میں واضح دلائل موجود ہیں

آیات 21 -25

اگلی پانچ آیات میں :

ان لوگوں کو وعید سنائی گئی ہے جو قرآن کی تکذیب پر اڑے ہوئے ہیں۔ جو قرآن کو سن کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے کی بجائے الٹی تکذیب کرتے ہیں

اور ان لوگوں کو بشارت سنائی گئی ہے جو ایمان لا کر عمل صالح کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔

وَاِذَا قُرِئَ عَلَيۡهِمُ الۡقُرۡاٰنُ لَا يَسۡجُدُوۡنَ ؕ۩ ﴿۲۱﴾ بَلِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يُكَذِّبُوۡنَ ۖ ﴿۲۲﴾

وَاِذَا قُرِئَ - اور جب پڑھا جاتا ہے

عَلَيۡهِمُ الۡقُرۡاٰنُ - ان پر قرآن

لَا يَسۡجُدُوۡنَ - وہ سجدہ نہیں کرتے

بَلِ الَّذِيۡنَ - بلکہ جن لوگوں نے

كَفَرُوۡا - انکار کیا

يُكَذِّبُوۡنَ - جھٹلاتے ہیں

السَّجدة

وَاِذَا قُرِئَ عَلَيۡهِمُ الۡقُرۡاٰنُ لَا يَسۡجُدُوۡنَ ؕ ﴿۲۱﴾ بَلِ
الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يُكَذِّبُوۡنَ ۖ ﴿۲۲﴾

اور جب قرآن اِن کے سامنے پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں
کرتے؟ بلکہ یہ منکرین تو الٹا جھٹلاتے ہیں

And when the Qur'an is read to them, they fall not prostrate, But on the contrary the Unbelievers reject (it).

محمد اقبال

وَاِذَا قُرِئَ عَلَيۡهِمُ الۡقُرۡاٰنُ لَا يَسۡجُدُوۡنَ ؕ ﴿۲۱﴾ بَلِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يُكَذِّبُوۡنَ ۖ﴿۲۲﴾

- اب رخ کتاب کائنات سے کتاب حق (قرآن) کی طرف
- جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو یہ خضوع اختیار کیوں نہیں کرتے
- ان کے دل میں خدا کا خوف پیدا نہیں ہوتا اور یہ اس کے آگے نہیں جھکتے۔
- اس مقام پر سجدہ کرنا رسول اللہ ﷺ کے عمل سے ثابت ہے۔ امام مالک، مسلم اور نسائی نے حضرت ابوہریرہ (رض) کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے نماز میں یہ سورۃ پڑھ کر اس مقام پر سجدہ کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہاں سجدہ کیا ہے
- سجدے میں سر جھکانا تو ایک طرف، یہ ظالم اس کو الٹا جھٹلاتے ہیں کبھی کہتے ہیں یہ جادو، کبھی کہتے ہیں یہ ان کا خود ساختہ کلام ہے، کبھی کہتے ہیں ان کو کسی جن نے یہ سکھایا ہے اس سے سیکھ کر ہمیں یہ سنانے لگتے ہیں (العیاذ باللہ)

وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا يُوۡعُوۡنَ ۖ﴿۲۳﴾ فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ۙ﴿۲۴﴾

وَاللّٰهُ - اور اللہ

اَعۡلَمُ - سب سے زیادہ جاننے والا ہے

بِمَا - اس کو جو

يُوۡعُوۡنَ - چھپاتے ہیں

فَبَشِّرۡهُمۡ - سوانہیں خوشخبری سنا دیں

بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ - ایک دردناک عذاب کی

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿٢٥﴾ ع

اِلَّا الَّذِيْنَ - سوائے ان لوگوں کے

اٰمَنُوْا - جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ - اور عمل کیے نیک

لَهُمْ - ان کے لیے ہے

اَجْرٌ - ایک ایسا اجر

غَيْرُ مَمْنُوْنٍ - جو غیر منقطع ہے

وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٤﴾ اِلَّا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿٢٥﴾

اور اللہ خوب جانتا ہے وہ جو (دل میں) محفوظ رکھتے ہیں۔ لہٰذا ان کو دردناک عذاب کی بشارت دے دو۔ مگر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے ان کے لیے بے انتہا اجر ہے

But Allah has full knowledge of what they secrete (in their breasts), So give them tidings of a painful doom - Except to those who believe and work righteous deeds for them is a reward that shall never be cut off

محمد اقبال

وَ اللّٰهُ اَعۡلَمُ بِمَا يُوۡعُوۡنَ ﴿۲۳﴾ فَبَشِّرۡهُمۡ بِعَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿۲۴﴾ اِلَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ اَجۡرٌ غَيۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ﴿۲۵﴾

- یہ لوگ جن چیزوں کو ہیروں اور جواہر کی طرح قیمتی سمجھ کر جمع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کل یہ سنگریزے ثابت ہوں گے
- آج جن کامیابیوں پر فخر کر رہے ہیں وہ ان کی ذلتوں کا سبب بنیں گی
- انھوں نے جس طرح اپنی فکر اور زندگی کے معیار کو بگاڑا ہے اس کا نتیجہ میں زندگی جس نہج پر جارہی ہے اس کا نتیجہ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہوگا کہ انھیں عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔
- اس عذاب سے وہ لوگ بچیں گے جو ایمان اور عمل صالح کی راہ اختیار کریں جس کی دعوت قرآن کریم نے دی ہے۔ ایمان اور عمل صالح ایک ایسا سکہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہے اور اس کے نتیجے میں جو اجر وثواب ملنے والا ہے وہ کبھی ختم ہونے والا نہیں۔